زکوٰۃ و مسائل

تالیف

صوفی باصفا قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت فخر اوج شرافت،
زبدۃ العارفین [illegible] صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یوسفی
(ایم اے)

ہیڈ آفس
جامع مسجد نگینہ A-997 بلاک بی III گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتا
نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور
0300-4274936

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
3	زکوٰۃ۔	1
6	جن آیاتِ مبارکہ میں صرف زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔	2
6	صحیح العقیدہ صاحبِ علم کون ہیں؟	3
7	ایمان والوں کے دوست۔	4
7	جن لوگوں کے نام رحمت لکھی جاتی ہے۔	5
7	ہمارے دینی بھائی کون ہیں؟	6
7	مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں۔	7
8	ایمان والے مردوں اور عورتوں کی شان۔ اماموں کی شان۔	8
9	جنہیں زمین پر حکومت دیتے ہیں۔ کامیاب ایمان والے۔	10
9	مردانِ ربّ ذوالجلال والاکرام کی پہچان۔	11
10	اگر ہم چاہتے ہیں ہم پر رحم ہو تو۔	12
10	وہ کون ہیں جن کے لئے ہدایت کی خوشخبری ہے؟	13
10	حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو فرمایا۔	14
11	اللہ (جل جلالہ) کے بندوں کی شان۔	15
11	آیتِ مبارکہ کا نزول اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔	16
12	چار قسم کے مال پر زکوٰۃ ہے۔	17
12	1۔ سونا، چاندی اور نقد روپیہ پیسہ۔	18
13	2۔ مالِ تجارت پر زکوٰۃ۔ 4۔ زمینی پیداوار۔	19
13	ایک سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔	20

21	زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنا۔	14
22	صدقہ و زکوٰۃ کس کے لئے حلال ہے؟	14
23	سادات کے لئے زکوٰۃ و صدقہ جائز نہیں۔	16
24	جنہیں زکوٰۃ نہیں لگتی۔	18
25	مال بڑھانے کے لیے سوال کرنے والا؟	19
26	اُمیر لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرنے اور غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم۔	19
27	تحصیلِ زکوٰۃ کے سلسلہ میں بڑا مشہور واقعہ۔	20
28	اِس حدیث شریف سے چند اُصول وضع ہوتے ہیں۔	21
29	زکوٰۃ دینے والے کیلئے دُعا۔	22
30	زکوٰۃ وصول کرنے والے سے خندہ پیشانی سے پیش آنا۔	22
31	زکوٰۃ وصول کرنے والے کے لئے ہدیہ لینا جائز نہیں۔	22
32	عاملین کو زکوٰۃ دینا۔	24
33	کفرانِ نعمت نہیں کرنا چاہئے۔	26
34	زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا۔	27
35	گنجا سانپ مسلّط کیا جائے گا۔	28
36	ہلاکتِ مال، زکوٰۃ نہ دینے پر قحط کا خطرہ۔	30
37	مال کے ضائع ہونے کا سبب۔ زکوٰۃ اسلام کا پُل، جنت کی ضمانت	31
38	حصولِ زکوٰۃ کے لیے جہاد۔	31
39	اونٹ کا نصاب، گائے کا نصاب۔	33
40	بکری کا نصاب، سونا' چاندی اور روپے پیسے کا نصاب۔	34
41	مسائل فقہیہ ماخوذ از بہارِ شریعت۔	34

زکوٰۃ

''اَلزَّکَاۃُ'' کے اَصل معنی اُس نمو (فراوانی) کے ہیں جو برکتِ الٰہیہ سے حاصل ہو۔ اِس کا تعلق دنیاوی چیزوں سے بھی ہے اور اُخروی اُمور سے بھی، چنانچہ کہا جاتا ہے۔

زَکَاالزَّرْعُ یَزْکُو ''یعنی کھیتی کا بڑھنا اور پھلنا پھولنا''۔

اَزْکَی اللّٰہُ الْمَالَ وَزَکَاہٗ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) نے مال کو نشوونما دی اور اُسے بڑھایا''۔

زَکَاالرَّجُلُ یَزْکُو ''آدمی آسودہ اور خوش حال ہوگیا''۔

اُس کی صلاحیتوں میں نشوونما آ گئی، اُس کی زندگی سرسبز اور شاداب ہوگئی۔

زکوٰۃ کے لفظی معنی ''پاک ہونا'' بھی ہوتے ہیں۔

قرآنِ پاک میں آتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (الاعلیٰ: 14)۔ ''بے شک مراد کو پہنچا، (کامیاب ہوا) جو (پاک ہوا) ستھرا ہوا'' ایک اور جگہ اِرشاد فرمایا:

اَیُّھَآ اَزْکٰی طَعَامًا.... (الکھف: 19) ''یعنی کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے'' یہاں ''اَزکیٰ'' سے مراد وہ کھانا ہے جو حلال خوش اَنجام اور پاکیزہ ہے ''اَزکیٰ'' سے لفظ ''زکوٰۃ'' مشتق ہے۔

سورۂ مریم میں حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کا ذکر پاک فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا: وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا o (آیت نمبر: 55) ''اور وہ (حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے اور وہ اپنے رَب کو پسند تھے''۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی اِعلان فرمایا:- ''کہ میں اللہ

(تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کا بندہ ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور مجھے مبارک فرمایا ہے' جہاں کہیں بھی ہوں''۔ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا ۝ (مریم:31) ''اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک میں جیوں''۔

''زکوٰۃ'' مال کا وہ حصہ ہے جو اپنے مال سے حقِ الٰہی کے لئے نکال کر فقراء کو دیا جاتا ہے۔ اِس کو زکوٰۃ اِس لئے کہا جاتا ہے کہ ایک تو اِس سے مال میں برکت ہوتی ہے اور دوسرے خیرات و برکات کے ذریعے سے فراوانی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ میں یہ دونوں خوبیاں ہوتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم فرماتا ہے:... وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ (البقرۃ:3) (اور متقی وہ ہیں کہ) ''ہم نے جو اُنہیں دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔'' وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (المؤمنون: 4) ''اور (فلاح پانے والے) وہ ہیں جو زکوٰۃ اَدا کرتے ہیں''۔ اور ربّ العالمین فرماتا ہے: وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (السبا:39) ''اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) اُس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔'' اور ربُّ العالمین فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ (البقرۃ: 261 تا 263)

''جولوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' اُن کی کہاوت اُس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بالی میں سو دانے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) جسے چاہتا ہے زیادہ عطا فرماتا ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) وسعت والا بڑا علم والا ہے۔ جولوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ اِحسان جتاتے اور نہ اَذیت دیتے ہیں۔ اُن کیلئے اُن کا ثواب اُن کے رَب کے حضور ہے۔ اور نہ اُن پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اُس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اَذیت ہو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) بے پرواہ حلم والا ہے۔''

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o (آل عمران: 92)

''تم ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اُس میں سے نہ خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو گے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) اُسے خوب جانتا ہے''۔

اور خالقِ اَرض وسماوات فرماتا ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ o (البقرۃ: 177)

''نیکی اِس کا نام نہیں کہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کردو۔ نیکی تو اُس کی ہے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) اور پچھلے دن اور ملائکہ اور کتاب اور انبیاء (کرام

علیہم السلام) پر ایمان لایا اور مال کو اُس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلین کو اور گردن چھڑانے میں دیا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف و مصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہی لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں"۔

رَبّ کائنات نے قرآنِ مجید میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر اکٹھے فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید میں چوبیس آیات طیّبات ایسی ہیں جن میں نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جن آیاتِ مبارکہ میں ان دونوں عظیم عبادات کا اکٹھے ذکر آیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں: البقرۃ آیت نمبر 43-83-110-177-277، النساء آیت نمبر 77-162 المآئدۃ آیت نمبر 12-55، التوبۃ آیت نمبر 5-11-18-71، الانبیاء آیت نمبر 73، الحج آیت نمبر 41-78، النور آیت نمبر 37-56، النمل آیت نمبر 3 لقمان آیت نمبر 4، الاحزاب آیت نمبر 33، المجادلۃ آیت نمبر 13، المزمل آیت نمبر 20، البینۃ آیت نمبر 5۔

جن آیاتِ مبارکہ میں صرف زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے:

الاعراف آیت نمبر 156، التوبۃ آیت نمبر 103، المؤمنون آیت نمبر 4 الروم آیت نمبر 39، حٰم السجدۃ آیت نمبر 7

صحیح العقیدہ صاحبِ علم کون ہیں؟

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا O (النساء:162)

"صحیح العقیدہ علم والے اور ایمان والے وہ ہیں جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

طرف اُتاری گئی (کتاب پر ایمان رکھتے ہیں) اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے جو کتابیں اُتاری گئی ہیں اُن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ نمازِ (پنجگانہ) کو قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ اَدا کرنے والے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بہت بڑا اجر وثواب ملے گا‘‘۔

اِیمان والوں کے دوست:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رٰکِعُوْنَ o (المائدۃ:55)

’’اے ایمان والو! تمہارا دوست اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے (پیارے) رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور اِیمان والے جو نمازوں کی باقاعدگی کے ساتھ اَدائیگی کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں‘‘۔

جن لوگوں کے نام رَحمت لکھی جاتی ہے:

فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ o (الاعراف: 156) ’’تو رَحمت اُن لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیاتِ (مقدسہ) پر ایمان لاتے ہیں‘‘۔

ہمارے دینی بھائی کون ہیں؟

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ ...... (التوبہ:11) ’’اور اگر وہ توبہ کریں اور نمازِ (پنجگانہ) اَدا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں‘‘۔

مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ

الصَّلٰوۃَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ (التوبہ: 18)

"اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) پر ایمان رکھتے ہیں' نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور قیامت کے دن پر۔ اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کے مقابلے میں کسی سے نہیں ڈرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں۔"

ایمان والے مردوں اور عورتوں کی شان:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبہ:71)

"اور مومن مرد (آپس میں دوست ہیں) اور مومنہ عورتیں (آپس میں سہیلیاں) ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اور (حضور سیّدنا رحمۃ للعالمین) رسول (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) عنقریب رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) غالب حکمت والا ہے"۔

اماموں کی شان:

اور ہم نے اُنہیں اسحاق (علیہ السلام) اور حضرت سیّدنا یعقوب (علیہ السلام) پوتا عطا فرمایا۔ اور ہم نے اُن سب کو اپنے قُربِ خاص کا سزاوار فرمایا۔ اور ہم نے اُنہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے اُنہیں وحی بھیجی۔ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ○ (الانبیآء:73)

''اور ہم نے انہیں اِمام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انھیں وحی بھیجی اَچھے کام کرنے اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے۔''

جنہیں زمین پر حکومت دیتے ہیں:

جن لوگوں کو اللہ (جل جلالہ) زمین پر قابو دیتا ہے، غلبہ عنایت فرماتا ہے، حکمرانی سے نوازتا ہے چاہے وہ گھریلو نظام میں ہو یا ملکی نظام میں اُن کی شان یہ ہے کہ:

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ (الحج:41)

''وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) ہی کے لئے سب کاموں کا اَنجام''۔

کامیاب اِیمان والے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ (سورۃ المؤمنون:1 تا 4)

''بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے اور وہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں''۔

مردانِ ربّ ذوالجلال والاکرام کی پہچان:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ○ ۙ (النور:37)

''مرد وہ ہیں جنہیں کوئی سودا اور خرید و فروخت اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی یاد سے غافل نہیں کرتے اور وہ نماز برپا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں دِل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گے“۔

اگر ہم چاہتے ہیں ہم پر رَحم ہو تو:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ o (النور:56) ”اور نماز بر پا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور (حضور سیّدنا) رسول (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کریں اِس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو“۔

وہ کون ہیں جن کے لئے ہدایت کی خوشخبری ہے؟

طٰسٓ تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ o ھُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ o الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ o (سورۃ النمل:1 تا 3)

”یہ آیاتِ (مقدسہ) ہیں، قرآنِ (مجید) اور روشن کتاب کی جو ہدایت اور خوشخبری ہے، ایمان والوں کے لئے۔ جو نماز بر پا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں“۔

تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ o ھُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ o الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o (لقمان:2 تا 5)

”یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں ہدایت اور رَحمت ہے نیکوں کے لئے وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر یقین رکھیں وہی اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں“۔

حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اَزواج مطہرات کو فرمایا:

اے نبی (یعنی غیب کی باتیں بتانے والے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کی بیویو! تم اور عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) سے

ڈرو اور بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور اُس کے (پیارے غیب کی خبریں بتانے والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم مانو۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) تو یہی چاہتا ہے اے نبی (یعنی غیب کی خبریں بتانے والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا فرما دے"۔

اللہ (جل جلالہ) کے بندوں کی شان:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (سورۃ البینۃ:5)

"اور اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ (جل جلالہ) کی بندگی کریں نِرے اُسی پر عقیدہ لاتے، ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یہ سیدھا دین ہے"۔

آیتِ مبارکہ کا نزول اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِّتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ [1]

1۔ ابوداؤد حدیث 1664، مشکوٰۃ حدیث 1781، مرقاۃ جلد 4 ص 238، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 83، مستدرک حاکم جلد 1 حدیث 408، 333، کنز العمال حدیث 44450، قرطبی جلد 4 جز 8 حدیث 126۔

جب یہ آیتِ مبارکہ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ نازل ہوئی۔ یعنی ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں''۔ مسلمانوں کو یہ بات بڑی بھاری محسوس ہوئی۔ (امیر المؤمنین) حضرت (سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بولے' تمہاری اس تنگی کو میں کھولتا اور دُور کرتا ہوں۔ آپ چل پڑے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ آیۂ کریمہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) پر بھاری ہے۔ حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) نے زکوٰۃ اِسی لئے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مالوں کو پاک وطیّب کردے۔ اور اُس نے وراثتیں فرض کیں اور ایک بات اِرشاد فرمائی۔ تاکہ وہ پاک وطیّب مال تمہارے بعد والوں کے لئے ہو۔ (حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) کہ اِس پر (امیر المؤمنین) حضرت (سیّدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ پھر خاتم النبیین حضور سیّدنا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمدہ چیز نہ بتاؤں جسے آدمی جمع کرتا ہے؟ وہ اچھی اور نیک بیوی ہے جب اُسے دیکھے تو وہ اُسے مسرّت وخوشی سے بھردے' جب اُسے کوئی حکم دے تو اُس کی فرمانبرداری کرے اور جب مرد گھر سے غائب ہو تو اُس کی اَمانت کی حفاظت کرے''۔

چار قسم کے مال پر زکوٰۃ ہے:

1۔ سونا، چاندی اور نقد روپیہ پیسہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ 2 ''میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا یہ کنز (خزانہ)

---

2 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1810' ابوداؤد حدیث 1564' دارقطنی جلد 2 ص 105' مرقاۃ جلد 4 ص 276' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 140' نصب الرایہ جلد 2 ص 372' کنز العمال حدیث 15765۔

ہے؟ اِمام المرسلین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو چیز اِس مقدار کو پہنچ جائے جس کی زکوٰۃ اَدا کی جاتی ہے اور بندے نے اُس کی زکوٰۃ اَدا کردی تو وہ کنز نہیں ہے"۔ (کنز کنجوسی کی بنا پر جمع کیا ہوا' سونا اور چاندی ہے)

2۔ مالِ تجارت پر زکوٰۃ:

حضرت سیّدنا سمُرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ 3 "بے شک (صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ تجارت کے لئے رکھے ہوئے مال کی زکوٰۃ اَدا کریں"۔

3۔ جنگل میں چرنے والے جانور (اُونٹ، گائے، بکری وغیرہ پر زکوٰۃ)

4۔ زمینی پیداوار:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' وہ احمد مختار حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ 4 "وہ زمین جسے بارش یا چشمے سیراب کریں یا پانی دینے سے بے نیاز و فارغ ہو۔ اِس میں دسواں حصہ ہے۔ اور جسے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اُس میں بیسواں حصہ فرض ہے"۔

ایک سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے

---

3) ابوداؤد حدیث 1562' مشکوٰۃ حدیث 1811' مرقاۃ جلد 4 ص 277۔ 4) مشکوٰۃ حدیث 1797' بخاری حدیث 1483' ابوداؤد حدیث 1596' ترمذی حدیث 639' نسائی حدیث 2488' ابن ماجہ حدیث 1816' مرقاۃ جلد 4 ص 263' مسند احمد جلد 3 ص 341' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 130' مجمع الزوائد جلد 3 ص 82' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 169' ابن خزیمہ حدیث 2308۔

ہیں، معلمِ انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ 5 ”جس نے مال حاصل کیا (مالدار بنا) اُس پر زکوٰۃ (فرض) نہیں جب تک کہ اُس پر سال نہ گزرے“۔

زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنا:

اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ 6 ”حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سیّد الکونین رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اَدا کرنے کے بارے میں پوچھا تو ابوالقاسم حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے اُنہیں اس کی اجازت عنایت فرمادی“۔

یعنی اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب مال آگیا تو سال گزرنے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ ویسے سال گزرنا زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے شرط ہے۔ اگر ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے مہینے میں دیتا ہے تو وہ اِس طرح کرسکتا ہے۔ مثلاً ہر ماہ 3 ہزار روپے زکوٰۃ نکالتا رہے اور آخری یا بارھویں مہینے کل دی ہوئی زکوٰۃ کا ٹوٹل کرے، پھر سال گزرتے ہی کل زکوٰۃ کا حساب نکال لے۔ مثلاً اَدا شدہ زکوٰۃ 36000 روپے ہے جب حساب کیا تو 40000 روپے زکوٰۃ بنی۔ اَب مزید 4000 روپے اَدا کردیئے جائیں تو کل زکوٰۃ اَدا ہوجائے گی۔ اِس طرح جنہیں زکوٰۃ دینی ہے اُنہیں بھی سال بھر انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

صدقہ و زکوٰۃ کس کے لئے حلال ہے؟

حضرت سیّدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

---

5 مشکوٰۃ حدیث 1787، ترمذی حدیث 631، مرقاۃ جلد 4 ص 243، کنز العمال حدیث 15860، شرح السنۃ جلد 3 ص 338، تلخیص الحبیر جلد 2 ص 156، نصب الرایہ جلد 2 ص 330۔ 329۔ 6 مشکوٰۃ ص 157 حدیث 1788، شرح السنۃ جلد 3 ص 313، مرقاۃ جلد 4 ص 245، ترمذی حدیث 628، ابن ماجہ حدیث 1759، مسند احمد جلد 1 ص 104، ابوداؤد حدیث 1624۔

تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا [7]

"میں ایک قرضے کا ضامن اور کفیل بنا پھر میں سیّد المرسلین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ ﷺ سے اس قرضہ کی ادائیگی کے لئے صدقہ کا سوال کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہیں ٹھہرو! یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقے کا مال آجائے اور ہم تیرے لئے صدقہ کا حکم دیں۔ پھر سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ (رضی اللہ عنہ) بے شک سوال کرنا حلال نہیں مگر تین شخصوں کے لئے۔ ایک اُس کے لئے جو کسی کے قرضے کا ضامن بنا ہو کہ اُسے اُس کی ادائیگی کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ پھر اُس سے زیادہ مال کے لئے سوال نہ کرے۔ بلکہ سوال کرنے سے باز رہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی سختی اور حادثے کا شکار ہوا جس نے اُس کا مال تباہ و برباد کر دیا۔ تو ایسے شخص کے لئے سوال روا ہے تا کہ وہ اپنی زندگی برقرار رکھ سکے یا ایسی چیز جس سے وہ اپنی زندگی بچا سکے۔ تیسرا وہ شخص جو فاقہ کی نوبت کو پہنچ چکا ہو پھر وہ بھی اُس وقت جبکہ اُس کی قوم کے تین صاحبِ عقل و فہم آدمی کھڑے ہو کر کہیں کہ

[7] مشکوٰۃ حدیث 1837' مسلم جلد 5 ص 109' حدیث 1044' ابوداؤد حدیث 1640' نسائی حدیث 2580' دارمی حدیث 1678' مسند احمد جلد 3 ص 477' مرقاۃ جلد 4 ص 299' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 23'21 الترغیب والترہیب جلد 1 ص 584' تلخیص الحبیر جلد 3 ص 40۔

بے شک فلاں فاقہ زدہ ہے تو اِسے بھی اُس قدر سوال کرنا جائز ہے کہ وہ زندگی برقرار رکھ سکے اور اپنی ضروری حاجت پوری کر سکے۔ اِن تین ضرورتوں کے ماسوا اے قبیصہ (رضی اللہ عنہ) سوال کرنا حرام ہے اور اِسے کھانے والا حرام کھائے گا''۔

سادات کے لئے زکوٰۃ و صدقہ جائز نہیں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِمِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ 8

(حضرت سیّدنا امام) حسن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے صدقہ کی ایک کھجور اُٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال لی تو سرکارِ کائنات حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بازرہ' بازرہ تا کہ وہ اُسے پھینک دیں۔ پھر (حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے) فرمایا: تجھے پتا ہے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے''۔

حضرت سیّدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مصباح المقربین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقٰتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ 9 ''بے شک یہ صدقات بلاشبہ لوگوں کی میل کچیل ہیں اور بے شک یہ (حضرت سیّدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے حلال نہیں ہیں''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ

8 بخاری حدیث 1491' مسلم حدیث 1069' داری حدیث 1591' مسند احمد جلد 1 ص 200' مشکوٰۃ حدیث 1822' مرقاۃ جلد 4 ص 288' شرح السنۃ جلد 3 ص 397۔ 9 مشکوٰۃ حدیث 1823' مسلم حدیث 1072' 16507' نسائی حدیث 2609' مرقاۃ جلد 4 ص 289' مسند احمد جلد 4 ص 166' شرح السنۃ جلد 3 ص 379۔

صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَأَكَلَ مَعَهُمْ 10

''سیّدِ کائنات رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارک تھی کہ جب کوئی کھانے کی چیز آپ (ﷺ) کی خدمتِ (پاک) میں لائی جاتی تو آپ (ﷺ) دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر عرض کیا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ (ﷺ) اپنے اَصحاب رضی اللہ عنہم سے فرماتے تم کھاؤ۔ اور آپ (ﷺ) خود نہ تناول فرماتے اور اگر عرض کیا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو اپنے ہاتھ مبارک دراز فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھاتے''۔

نوٹ: صدقہ اور ہدیہ میں فرق یہ ہے کہ صدقہ وہ چیز ہے جو فقراء و مساکین کو بطور شفقت و مہربانی دی جائے اور اُس سے ثوابِ آخرت کا اِرادہ کیا جائے۔ صدقہ میں اُس کے لینے والے کے لئے قدرے خواری اور ذلت پائی جاتی ہے۔ اِس کے برعکس ہدیہ وہ چیز کہلاتی ہے جو تعظیم و اِعزاز کے اِرادہ سے اَغنیاء کو دی جائے اِس میں مکافات و بدلہ مقصود ہوتا ہے صدقہ میں یہ بات نہیں ہوتی۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا 11

''سیّد الانبیاء رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے اور اُس کے بدلے میں بھی کوئی چیز عطا فرماتے تھے''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ دُعِيْتُ إِلٰى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ

---

10 کنز العمال حدیث 18172' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 185' مسند احمد جلد 2 ص 492' بخاری حدیث 2576' مسلم حدیث 175' 1077' مشکوٰۃ حدیث 1824' مرقاۃ جلد 4 ص 291' ترمذی حدیث 256' نسائی حدیث 2613۔ 11 مشکوٰۃ حدیث 1826' بخاری حدیث 2585' مرقاۃ جلد 4 ص 292' ابوداؤد حدیث 3536' ترمذی حدیث 1953 مسند احمد جلد 6 ص 90' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 180۔

لَقَبِلْتُ 12 ''محبوب احکم الحاکمین سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے بکری وغیرہ کے کھر کی دعوت بھی دی جائے تو میں اُسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے بکری کا ایک بازو بھی ہدیۃً دیا جائے گا تو میں اُسے لے لوں گا''۔

حضرت سیّدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ کَیْ مَا تُصِیْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ 13

''بے شک حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے ایک شخص کو قبیلہ بنی مخزوم کی طرف بھیجا۔ اُس نے حضرت سیّدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں تا کہ آپ کو بھی اِس میں سے کچھ مل جائے۔ آپ نے فرمایا' میں تیرے ساتھ اُس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک کہ میں سیّد کونین رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ تو حضرت سیّدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے صدقہ حلال نہیں اور قوم کا غلام اُن ہی میں سے ہوتا ہے''۔

جنہیں زکوٰۃ نہیں لگتی:

سادات کرام، باپ، ماں، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی کو زکوٰۃ نہیں لگتی۔ اِن کے علاوہ سب کو زکوٰۃ لگ جاتی ہے مثلاً بھائی، بہن، چچا، خالہ، خالو، پھوپھی' سسر' داماد وغیرہ۔ زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ اَدا کرنا ہوتی ہے۔ مالِ تجارت،

12؎ مشکوٰۃ حدیث 1827' بخاری حدیث 2567' مسند احمد جلد 2 ص 424' مرقاۃ جلد 4 ص 292۔

13؎ ابوداؤد حدیث 6150' ترمذی حدیث 657' نسائی حدیث 2612' مسند احمد جلد 6 ص 10' مرقاۃ جلد 4 ص 294' مشکوٰۃ حدیث 1829 مسند احمد جلد 6 ص 10' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 7 ص 32' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث 404' جلد 4 ص 348۔

سونا چاندی اور نقدی کی زکوٰۃ سو روپے میں سے چالیسواں حصّہ ہے جو کہ اڑھائی روپے ہے جبکہ پیداوار کی زکوٰۃ دسواں حصّہ ہے۔

مال بڑھانے کے لیے سوال کرنے والا؟

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مصباح المقربین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ 14 "جس شخص نے لوگوں سے اپنا مال زیادہ کرنے کے لئے سوال کیا (گداگری کی) تو وہ حقیقت میں آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے۔ اَب اُس کی مرضی ہے کہ آگ کے انگارے تھوڑے لے یا زیادہ"۔

حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّیْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ 15

"سوال کرنے میں لپٹ نہ جاؤ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی قسم! تم میں سے کوئی شخص مجھ سے کوئی چیز نہیں مانگتا مجھ سے اُسے کوئی چیز دلا دیتا ہے اور مجھے اُس کا مانگنا ناپسند ہوتا ہے اِس طرح جو چیز میں اُسے دیتا ہوں۔ اِس میں اُس کے لئے کوئی خیر و برکت ہو (یعنی اُس چیز میں کوئی خیر و برکت نہیں ہوتی)"۔

اُمیر لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرنے اور غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم:

اسلامی حکومت کو لوگوں سے زکوٰۃ خود وصول کرنی چاہیے اور اس کیلئے عامل

14 مسلم حدیث 105۔ 1041' ابن ماجہ حدیث 1838' مشکوٰۃ حدیث 1838' مرقاۃ جلد 4 ص 301' قرطبی جلد 2 جز 3 حدیث 346' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 196' کنز العمال حدیث 16228' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 575' مسند احمد جلد 2 ص 231۔ 15 مسلم حدیث 1038' مشکوٰۃ حدیث 1840' نسائی حدیث 2593' مرقاۃ جلد 4 ص 302' دارمی حدیث 1644' مسند احمد جلد 4 ص 98' مستدرک حاکم جلد 2 حدیث 62' مجمع الزوائد جلد 3 ص 95' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 595۔

مقرر کرنے چاہئیں، اور مالِ زکوٰۃ غرباء اور محتاجوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔

رَبّ ذوالجلال والاکرام نے نبی کریم ﷺ کو اُمت کی تعلیم کے لئے ارشاد فرمایا:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (التوبہ:103)

"(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) اُن کے مالوں میں سے زکوٰۃ تحصیل فرمائیں جس سے آپ (ﷺ) اُنہیں خوب صاف ستھرا اور پاکیزہ فرمادیں اور اُن کے حق میں دُعائے خیر فرمائیں۔ بے شک آپ (ﷺ) کی دُعا اُن کے دلوں کا چین ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) سنتا اور جانتا ہے"۔

تحصیلِ زکوٰۃ کے سلسلہ میں بڑا مشہور واقعہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سیّد المرسلین رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) معاذ (رضی اللہ عنہ) کو یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا (اور خود بنفس نفیس ثنیۃ الوداع تک پہنچانے کے لئے تشریف لے گئے) اور اُنہیں وصیت فرمائی:

اِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ

"کہ تم اہلِ کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو تو اُنہیں اس گواہی کی دعوت دینا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "(حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) کے رسول (ﷺ) ہیں۔ اگر وہ (اس عقیدہ میں) تمہاری اطاعت کریں تو اُنہیں تعلیم دینا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) نے دن اور

رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ پھر اگر وہ اس میں فرمانبرداری کریں تو

فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآءِ هِمْ ○ "تو اُنہیں اس بات کی تعلیم دینا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) نے تم پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے، جو اُن کے مالداروں سے لی جائے گی اور اُن کے محتاجوں کو لوٹائی جائے گی"۔

پھر اگر وہ اس بارے میں اطاعت کر لیں تو اُن کے بہترین مالوں سے بچنا (یعنی زکوٰۃ میں اُن کے بہترین مال وصول نہ کرنا بلکہ درمیانہ مال لینا۔ ہاں اگر خود مالک ہی بہترین مال اپنی خوشی سے دے تو اُس کی مرضی) اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کہ اُس کے اور رب کے درمیان کوئی آڑ نہیں"۔ 16

اِس حدیث شریف سے چند اُصول وضع ہوتے ہیں:

(1) جس شہر سے زکوٰۃ وصول کی جائے وہاں کے غریب مسلمانوں میں تقسیم کی جائے۔

(2) کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

(3) بلا سخت مجبوری ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ منتقل نہ کی جائے۔

(4) مالدار صاحبِ نصاب زکوٰۃ نہیں لے سکتے۔

(5) ضرورتاً زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرنا جائز ہے۔

(6) ایک شہر کے غنی کے غریب قرابت دار دوسرے شہر میں رہتے ہوں تو وہ دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیج سکتا ہے۔

(7) دوسرے شہر یا ملک میں فقر و تنگدستی زیادہ ہو تو وہاں کے مسلمانوں کو زکوٰۃ بھیج سکتے ہیں۔

16 مشکوٰۃ ص 155 حدیث 1732 ' شرح السنۃ جلد 3 ص 307 ' بخاری جلد 1 ص 187 ' مسلم جلد 1 ص 36 ' ابن ماجہ حدیث 1873 ' مسند احمد جلد 1 ص 233 ' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 8 ' ابوداؤد حدیث 1584 ' ترمذی حدیث 625 ' بخاری حدیث 1496 ' مسلم حدیث 19-29 ' نسائی حدیث 2522۔

زکوٰۃ دینے والے کیلئے دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ یا صدقہ وغیرہ لاتی تو سیّدِ عرب و عجم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ ''یا اللہ فلاں کی اَولاد پر رَحمتیں نازل فرما''۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میرے والدِ (گرامی) صدقہ (زکوٰۃ) لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی ''یا اللہ (جَلَّ جلالک)! ابی اوفیٰ (رضی اللہ عنہ) کی اَولاد پر رَحمت فرما''۔ 17

زکوٰۃ وصول کرنے والے سے خندہ پیشانی سے پیش آنا:

حضرت سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ 18 ''جب تمہارے پاس مصدق ظاہر مال، جانوروں اور پیداوار کی زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اُس کو خندہ پیشانی سے حساب کر کے زکوٰۃ اَدا کرو''۔ مال دار اُسے دیکھ کر غمگین نہ ہو۔ مال چھپانے کی کوشش نہ کرے، ٹال مٹول سے کام نہ لے بلکہ باطنی مال سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ بھی خوش دلی سے دی جائے اور اللہ (جل جلالہ) کا شکر اَدا کیا جائے کہ اُس نے دینے والوں کی فہرست میں رکھا ہے لینے والوں میں نہیں۔

زکوٰۃ وصول کرنے والے کے لئے ہدیہ لینا جائز نہیں:

حضرت سیّدنا ابو حُمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' معلم انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہا

17۔ مسند احمد جلد 4 ص 355' ابوداؤد حدیث 1590' نسائی حدیث 2459' ابن ماجہ حدیث 1796' مشکوٰۃ ص 156' بخاری جلد 1 ص 203 حدیث 1497' مسلم جلد 1 ص 345 حدیث 176۔ 1075.

18۔ مسلم جلد 1 ص 320' شرح السنۃ جلد 3 ص 313' مشکوٰۃ ص 156' ترمذی حدیث 647' ابن ماجہ حدیث 1802' مسند احمد جلد 4 ص 365۔

جاتا تھا۔ صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ زکوٰۃ وصول کر کے واپس ہوئے تو کہنے لگے۔ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ (یہ آپ ﷺ کے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہے۔) تو

فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ19

" صاحب التاج حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا: "ہم تم میں سے بعض لوگوں کو عامل بناتے ہیں جن کا اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے ہمیں والی بنایا ہے تو اُن میں سے بعض آ کر کہتے ہیں کہ یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ نذرانہ دیا گیا ہے۔ تو وہ اپنے ابا اور اماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا' پھر وہ دیکھتا کہ اُسے نذرانہ ملتا ہے یا نہیں؟ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اُس میں سے کچھ نہ لے گا مگر قیامت کے دن اُسے اپنی گردن پر اُٹھا کر لائے گا۔ اگر اونٹ ہے تو بلبلاتا ہوگا یا گائے ہے تو چیختی ہوگی یا بکری ہے تو ممیاتی ہوگی۔ پھر رحمۃ للعالمین حضور رسول اللہ ﷺ نے اپنے نورانی دستِ مبارک اُٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں مبارک کی سفیدی دیکھی گئی" پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی بارگاہ میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ

19 مشکوٰۃ ص 156 حدیث 1779' شرح السنہ جلد 3 ص 319' بخاری حدیث 2597' مسلم حدیث 26' 1832' ابوداؤد حدیث 2946' مسند احمد جلد 5 ص 423' مرقاۃ جلد 4 ص 236۔

هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ " اے میرے اللہ (جلّ جلالک)! میں نے تبلیغ کر دی۔ اے میرے اللہ (جلّ جلالک) میں نے تبلیغ کر دی"۔

مسئلہ: زکوٰۃ وصول کرنے والا نذرانہ نہ لے، اُس کے ذریعہ صاحبِ نصاب آئندہ اَصل زکوٰۃ سے کچھ کم کرانے کی کوشش کرے گا۔ کام کرنے والے کو اُجرت دی جاتی ہے اگر کام کرنے والے کو کوئی شخص نذرانہ دے۔ تو وہ ہدیہ کام کا نذرانہ یا ہدیہ نہیں بلکہ رشوت ہے۔

مسئلہ: حُکام کے نذرانے اور خاص دعوتیں رشوت ہیں، جو نذرانے اور ہدیئے حاکم بننے کے بعد شروع ہوں، وہ سب رشوت ہیں۔ ہاں البتہ جن لوگوں کے ساتھ اُس کا پہلے ہی لین دین ہو اُن کے معزول ہونے کے بعد بھی وہی لین دین رہے تو وہ رشوت نہیں۔

عاملین کو زکوٰۃ دینا:

حضرت سیّدنا جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبَغَّضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ أَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكُوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ [20]

"عنقریب تمہارے پاس ناپسندیدہ سوار لوگ آئیں گے وہ جب آئیں تو اُنہیں مرحبا کہنا اور جو وہ چاہیں اُسے اُن کے سامنے حاضر کرنا۔ پھر اگر وہ انصاف کریں تو اِس میں اُن کا فائدہ ہے اور اگر ظلم کریں تو اُن کے لئے نقصان دہ ہے۔ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل اُن کا راضی ہونا ہے اور چاہئے کہ وہ تمہارے لئے دُعا کریں"۔

حضرت سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالُوا إِنَّ

---

[20] ابوداؤد حدیث 1588' مشکوٰۃ حدیث 1782' مرقاۃ جلد 4 ص 240' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 114' مجمع الزوائد جلد 3 ص 79' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 506' کنز العمال حدیث 15910۔

نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَ فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ 21ے

''کچھ دیہاتی لوگ سیّد العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم پر ظلم وستم کرتے ہیں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔ انہوں نے عرض کی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں فرمایا: انہیں راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم ہی کیا جائے''۔

حضرت سیّدنا بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِّنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا 22ے

''ہم نے عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو کیا ہم لوگ ان کی زیادتی کی مقدار اپنے مال ان سے چھپا لیا کریں؟ سیّد الثقلین نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں''۔ (اپنے مال ان سے نہ چھپاؤ)

حضرت سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ 23ے ''درستی اور سچائی سے زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے' یہاں تک کہ اپنے گھر واپس آجائے''۔

21ے مسلم حدیث 989' ابوداؤد حدیث 1579' نسائی حدیث 2460' مشکوٰۃ حدیث 1783' مسند احمد جلد 4 ص 362' مرقاۃ جلد 4 ص 241۔ 22ے مشکوٰۃ حدیث 1784' ابوداؤد حدیث 1586' مرقاۃ جلد 4 ص 242۔ 23ے مشکوٰۃ حدیث 1785' ابوداؤد حدیث 2936' ترمذی حدیث 645' ابن ماجہ حدیث 1809' مرقاۃ جلد 4 ص 242' مسند احمد جلد 4 ص 143۔

کفرانِ نعمت نہیں کرنا چاہیے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ اَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔

''حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امیر المومنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) کو صدقہ (وزکوٰۃ) پر عامل بنا کر بھیجا تو واپسی پر اُنہوں نے عرض کیا کہ ابنِ جمیل، حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہیں دی تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابنِ جمیل اِس لئے اِنکار کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) اور اُس کے نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فضل سے اُسے غنی کر دیا۔ لیکن (حضرت سیّدنا) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر تم زیادتی کرتے ہو' اُنہوں نے تو اپنی زرہیں بھی اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) کی راہ میں وقف کر دی ہیں۔ رہے (حضرت سیّدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)، تو اُن کی زکوٰۃ میرے ذمہ ہے''۔ 24؎ (ابنِ جمیل کا زکوٰۃ نہ دینا کفرانِ نعمت کی بناء پر تھا، کسی مجبوری سے نہیں تھا۔ بظاہر تینوں سے ایک ہی فعل واقع ہوا مگر ملامت صرف ایک پر کی گئی جس کے دِل میں کھوٹ تھی۔) جب کہ حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اِتنے سخی تھے کہ اُنہوں نے اپنا سامان نفلی طور پر جہاد کے لئے وقف کر

24؎ مشکوٰۃ ص 156 حدیث 1778' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2330' کنز العمال حدیث 16855' بخاری حدیث 1468' مسلم حدیث 983-11' ابوداؤد حدیث 1623' نسائی حدیث 2464' مسند احمد 2 ص 322۔

دیا تھا تو کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ فرض زکوٰۃ اَدا نہ کریں؟ اُن پر زکوٰۃ فرض ہوگی ہی نہیں یا مطلب یہ کہ اُنہوں نے سب کچھ حتیٰ کہ سامانِ جنگ بھی وقف کر دیا اور مالِ وقف پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فرمایا: اس کا مطلب یہ کہ ہم اُن سے وصول کرلیں گے، ہم اُن کے ضامن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی زکوٰۃ اپنے ذمہ لے لی ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا:

(۱) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' معلم انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ۔

"جو (صاحبِ نصاب) سونے چاندی والا اگر سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دے (جب کہ وہ زکوٰۃ کی حد تک ہو) تو قیامت کے دن اُس کے سونے چاندی سے آگ کے پترے بنائے جائیں گے پھر اُنہیں دوزخ کی آگ میں خوب تپایا جائے گا جس سے زکوٰۃ نہ دینے والے کی پیشانی، پہلو اور پُشت داغی جائے گی۔ اور یہ سزا مسلسل دی جاتی رہے گی، یعنی زکوٰۃ نہ دینے والے کی پیشانی، پہلو اور پشت آگ کے پتروں سے بار بار داغے جائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت کے مکمل دن تک ہوتا رہے گا جس کی مقدار خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (پچاس ہزار سال کے برابر) ہوگی۔ حتیٰ کہ بندوں میں فیصلہ کر دیا جائے گا تو یہ جنت یا دوزخ میں اپنا رستہ دیکھے گا۔ (یعنی اگر اور گناہ نہ ہوں یا ہوں تو ربّ تعالیٰ بخش دے تو جنت میں بھیج دے، اگر نہ بخشے تو اِن گناہوں کی سزا میں کچھ عرصہ جتنا اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے گا (سزا کے لئے) دوزخ میں بھیج دے۔ پھر تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹ، گائے اور

بکریوں کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صاحبِ مال اُونٹ، گائے اور بکریوں کی زکوٰۃ نہ دے گا، اُسے میدانِ حشر میں اُوندھا لٹایا جائے گا اور جانور اُس کو روندھیں گے۔ اُونٹ کاٹیں گے اور گائے بکریاں سینگوں سے اُس کے جسم کو چھلنی کریں گی اور یہ سلسلہ پچاس ہزار سال کے دن تک جاری رہے گا۔ پہلا اُونٹ' گائے' بکری اُس زکوٰۃ نہ دینے والے کو روندھتے ہوئے گزر جائیں گے اور آخری اُونٹ، گائے، بکری روندھ رہے ہونگے کہ پہلے کی پھر باری آجائے گی۔ یہ سلسلہ جنت اور دوزخ کا فیصلہ ہونے تک جاری رہے گا۔ 25؎

(2) صحیحین میں حضرت سیّدنا احنف بن قیس علیہ الرحمہ سے روایت ہے' حضرت سیّدنا ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا' اُن کے سرِ پستان پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا 26؎ اور صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ کو توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ 27؎

(3) حضرت سیّدنا امام طبرانی علیہ الرحمہ' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں' حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اُٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں۔ سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ جل جلالہ سخت حساب لے گا اور اُنہیں دردناک عذاب دے گا۔ 28؎

گنجا سانپ مسلّط کیا جائے گا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین

25؎ مسلم جلد اص 318 حدیث 987-24' مشکوٰۃ ص 155 حدیث 1773' بخاری حدیث 1402' ابوداؤد حدیث 1658' مسند احمد جلد 2 ص 489' کنز العمال حدیث 15895' الترغیب والترہیب جلد 5361' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 149۔ ☆ ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ 5۔ 26؎ صحیح بخاری حدیث 1407، صحیح مسلم حدیث 2353۔ 27؎ صحیح مسلم حدیث 2354۔ 28؎ الترغیب والترہیب کتاب الصدقات حدیث 5 جلد 1 ص 306، المعجم الاوسط حدیث 3579 جلد 2 ص 375-374۔

حضورِ سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اٰتَاہُ اللہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوِّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلَھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا

''اللہ (عزوجل) جس کو مال عطا فرمائے اور وہ اُس کی زکوۃ نہ دے تو اُس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل بن کر اُس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ اُس سانپ کی دونوں آنکھیں دو نقطے (داغ) ہونگے۔ یہ سانپ اُس شخص کے منہ کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:''

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ... ...ؕ 26ؐ (آل عمران:180)

''اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اُس (مال و اَسباب) میں جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) نے اُنھیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے۔ وہ اُسے ہرگز اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ اُن کے لئے بُرا ہے۔ عنقریب وہ مال جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع اُمت حضورِ سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَفِرُّ مِنْہُ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُلْقِمَہٗ اَصَابِعَہٗ 27ؐ ''ہر خزانہ (جس میں سے زکوۃ نہ دی ہو

26ؐ بخاری جلد 1 ص 188 حدیث 1403' نسائی حدیث 2481' مسند احمد جلد 2 ص 355' مشکوۃ حدیث 1774' مرقاۃ جلد 4 ص 232۔ 27ؐ مشکوۃ ص 157 حدیث 1791' مرقاۃ جلد 4 ص 249' مسند احمد جلد 2 ص 530' 316' 379' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث 389' صحیح ابن حدیث 2254' کنز العمال حدیث 13815' قرطبی جلد 5 جز 4 حدیث 237۔

گی) قیامت کے دن ایک گنجا سانپ ہوگا جس سے اُس کا مالک بھاگے گا اور مال اُسے ڈھونڈے گا حتیٰ کہ اُس کی اُنگلیوں کو لقمہ کرے گا یعنی چبائے گا"۔

چونکہ زکوٰۃ ہاتھ سے دی جاتی ہے جس سے یہ بخیل محروم رہا' اس لئے وہ سانپ اُس کی اُنگلیاں بھی چبائے گا۔ چونکہ یہ بخیل زکوٰۃ نہ دینے والا شخص دُنیا میں اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ گیا تھا کہ غریب اُس کے مال کی ہوا بھی نہ پا سکتا تھا اس لئے آج وہ مال اُس کے لئے سانپ بن گیا۔

ہلاکتِ مال:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ مَا خَالَطَتِ الزَّکوٰۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ 28 "میں نے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کبھی مالِ زکوٰۃ اَصل مال میں مخلوط ہوگا تو اُسے ہلاک ہی کر دے گا"۔ مطلب یہ کہ اگر مال میں سے زکوٰۃ نہ نکالو تو (زکوٰۃ کا مال جو صاحبِ مال کے لئے حرام ہے) حلال (مال) کو ہلاک کر دے گا۔

مال میں زکوٰۃ مخلوط ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ صاحبِ نصاب جس پر زکوٰۃ فرض ہو، وہ فقیر بن کر لوگوں سے زکوٰۃ لے اور اپنے مال میں ملا کر بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ صاحبِ مال آدمی زکوٰۃ نہ دے، جو مالِ زکوٰۃ نکلنا تھا وہ اپنے مال ہی میں رکھے۔ اِس طرح سارے مال کی برکت اُٹھ جاتی ہے اور مال بھی ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی ناگہانی آفت آپڑتی ہے جس سے سارا مال برباد ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے پر قحط کا خطرہ:

حضرت سیّدنا اِمام طبرانی علیہ الرحمہ نے اَوسط میں حضرت سیّدنا بریدہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: مَا مَنَعَ قَوْمٌ

28۔ مشکوٰۃ ص 157' حدیث 1793' مرقاۃ جلد 4 ص 250۔

الزَّکَاۃَ اِلَّا ابْتَلَاھُمُ اللہُ بِالسِّنِیْنَ 29؎ ''جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اُسے قحط میں مبتلا فرمائے گا''۔

مال کے ضائع ہونے کا سبب:

حضرت سیّدنا امام طبرانی علیہ الرحمہ نے اَوسط میں اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَاتَلِفَ مَالٌ فِیْ بَرٍّ وَلَابَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّکَاۃِ 30؎ ''خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے''۔

زکوٰۃ اِسلام کا پُل:

حضرت سیّدنا امام طبرانی علیہ الرحمہ نے اوسط و کبیر میں حضرت سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلزَّکَاۃُ قِنْطَرَۃُ الْاِسْلَامِ 31؎ ''زکوٰۃ اِسلام کا پُل ہے''۔

جنت کی ضمانت:

حضرت سیّدنا امام طبرانی علیہ الرحمہ نے اَوسط میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ داعیِ برحق حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جو میرے لئے چھ چیزوں کی کفالت کرے میں اُس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔ میں نے عرض کی' وہ کیا ہیں' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)؟ فرمایا: (1) نماز' (2) زکوٰۃ' (3) اَمانت' (4) شرمگاہ' (5) شکم' (6) زبان۔ ☆

حصولِ زکوٰۃ کے لیے جہاد:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہے:-

29؎ المعجم الاوسط حدیث 4577 جلد 3 ص 275-276، مجمع الزوائد جلد 3 ص 68۔ 30؎ الترغیب والترہیب کتاب الصدقات الترہیب من منع الزکاۃ حدیث 16 جلد 1 ص 308، الجامع الصغیر حدیث 7859۔ ماخوذ از بہار شریعت حصہ 5۔ 31؎ المعجم الاوسط باب المیم حدیث 8937 جلد 6 ص 328، ماخوذ از بہار شریعت حصہ 5۔

لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِقِتَالٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ 32۔

جب حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا وصال (مبارک) ہوا تو عرب کے کچھ لوگ دین سے پھر گئے (تو خلیفۃ الرسول امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے جہاد کرنا چاہا)۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ اُن لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اُس وقت تک لڑنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) نہ کہہ لیں۔ جب وہ یہ کہہ لیں گے تو اُنہوں نے اپنے مال وجان کو مجھ سے بچالیا، البتہ کسی (دوسرے) حق کے بدلہ میں یہ اور بات ہے۔ اَب اُن کا حساب اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کے رحم وکرم پر ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی قسم جو شخص نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اُس سے ضرور لڑوں گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ (جیسے نماز بدن کا حق ہے۔) اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی قسم! اگر وہ مجھ سے بکری کی ایک رسّی بھی روکیں گے، جسے وہ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حضور بطورِ زکوٰۃ ادا کرتے تھے تو میں اُن کے روکنے پر اُن سے جنگ کروں گا۔ امیر المؤمنین

32 بخاری جلد 1 ص 188 حدیث 1399، مشکوٰۃ حدیث 1790، مسلم جلد 1 ص 37، ابوداؤد حدیث 1556، نسائی حدیث 3091، مرقاۃ جلد 4 ص 247۔

حضرت سیّدنا عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) کی قسم اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا' میں پہچان گیا کہ یہی حق ہے"۔

اونٹ کا نصاب:

5 سے لے کر 9 تک	ایک بکری
10 تا 14	2 بکریاں
15 سے 19	3 بکریاں
20 تا 24	4 بکریاں
25 تا 35	ایک سال کی اونٹنی
36 تا 45	2 سال کی اونٹنی
46 تا 60	3 سال کی اونٹنی
61 تا 75	4 سال کی اونٹنی
76 تا 90	2,2 سال کی 2 اونٹنیاں
91 تا 120 تک	تین تین سال کی 2 دو اونٹنیاں

گائے کا نصاب:

30 سے 39 تک	ایک سال کا بچھڑا (مذکر و مؤنث)
40 تا 59	2 سال کا بچھڑا (مذکر و مؤنث)
60 تا 69	ایک ایک سال کے دو بچھڑے
70 تا 79	ایک ایک سال کا ایک دو سال کا
80 تا 89	2 سال کے 2 بچھڑے

بکری کا نصاب:

40 سے 120 تک	ایک بکری
121 سے 200 تک	2 بکریاں
201 سے 399 تک	3 بکریاں
400 سے 499	4 بکریاں
اس کے بعد ہر 100 پر	1 بکری

{سونا' چاندی اور روپے پیسے کا نصاب}

سونا	7.5 تولہ سے نصاب شروع ہوگا
چاندی	52.5 تولہ سے نصاب شروع ہوگا
پیسے	جب چاندی کے نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ لازم ہوگی۔

مسائل فقہیہ ماخوذ از بہارِ شریعت

زکوٰۃ شریعت میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہٗ الکریم) کیلئے مال کے ایک حصّہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جُدا کرلے۔ (دُرّ مختار)

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہے۔ اِس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور اَدا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مَردودُ الشہادۃ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: زکوٰۃ میں مالک بنانا ضروری ہے لہٰذا فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ کھانا کھلا دیا' زکوٰۃ اَدا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا۔ ہاں اگر کھانا دیدیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو اَدا ہوگئی۔ یونہی بہ نیت زکوٰۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا اَدا ہوگئی۔ (دُرّ مختار)

مسئلہ: مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ اَیسے کو دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو یعنی

اَیسا نہ ہو کہ پھینک دے یا دھوکہ کھائے ورنہ اَدا نہ ہوگی مثلاً نہایت چھوٹے بچے یا پاگل کو دینا اور اگر بچہ کو اِتنی عقل نہ ہو تو اُس کی طرف سے اُس کا باپ جو فقیر ہو یا وصی جس کی نگرانی میں ہے قبضہ کریں۔(دُرِّ مختار، ردّ المحتار)

زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے چند شرطیں ہیں:-

(1) مسلمان ہونا۔ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ یعنی اگر کوئی کافر مسلمان ہوا تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ زمانہ کُفر کی زکوٰۃ اَدا کرے۔

(2) بلوغ۔(3) عقل، نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو گھیر لے تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اوّل آخر میں اَفاقہ ہوتا ہے اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو واجب ہے۔(4) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(5) مال بقدرِ نصاب ہونا اُس کی مِلک میں ہونا اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔(6) پورے طور پر اُس کا مالک ہو یعنی اُس پر قابض بھی ہو۔

مسئلہ: اگر قرض اَیسے پر ہے جو اِس کا اقرار کرتا ہے مگر اَدا میں دیر کرتا ہے۔ یا نادار ہے یا قاضی کے یہاں اُس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے تو جب مال ملے گا' سالہائے گزشتہ کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: غصب کئے ہوئے کی زکوٰۃ غاصب پر واجب نہیں کہ یہ اُس کا مال ہی نہیں بلکہ غاصب پر یہ واجب ہے کہ جس کا مال ہے اُسے واپس دے۔ اگر غاصب نے اُس مال کو اپنے مال میں خلط کر دیا کہ تمیز ناممکن ہو اور اُس کا اپنا مال بقدر نصاب ہے تو مجموع پر زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: جو مال تجارت کیلئے خریدا اور سال بھر اُس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ سے قبل مشتری پر زکوٰۃ واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اُس سال کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

(7) نصاب کا قرض سے فارغ ہونا۔

مسئلہ: نصاب کا مالک ہے مگر اُس پر قرض ہے کہ اَدا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ: اِس پر ہزار روپے قرض ہیں اور اس کے پاس ہزار روپے ہیں اور ایک مکان اور خدمت کیلئے ایک غلام تو زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ مکان و غلام دس ہزار روپے کی قیمت کے ہوں کہ یہ چیزیں حاجتِ اصلیہ سے ہیں اور جب روپے موجود ہیں تو قرض کیلئے روپے قرار دیئے جائیں گے نہ کہ مکان و غلام۔ نصاب' حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو۔

مسئلہ: حاجتِ اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کوضرورت ہے اِس میں زکوٰۃ واجب نہیں جیسے رہنے کا مکان' سردیوں گرمیوں میں پہننے کے کپڑے' خانہ داری کے سامان' سواری کے جانور' خدمت کیلئے لونڈی و غلام' آلاتِ حرب' پیشہ وروں کے اَوزار' اہلِ علم کیلئے حاجت کی کتابیں، کھانے کیلئے غلہ۔

مسئلہ: عطر فروش نے عطر بیچنے کیلئے شیشیاں خریدیں' اُن پر زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ: اہل علم کیلئے کتابیں حاجتِ اصلیہ سے ہیں اور غیر اہل کے پاس ہوں جب بھی کتابوں کی زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ تجارت کیلئے نہ ہوں۔ فرق اِتنا ہے کہ اہل علم کے پاس اِن کتابوں کے علاوہ اگر مال بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

مسئلہ: طبیب کیلئے طب کی کتابیں حاجتِ اصلیہ میں ہیں جب کہ مطالعہ میں رکھتا ہو یا اُسے دیکھنے کی ضرورت پڑے۔ نحو' صرف و نجوم' دیوان اور قصے کہانی کی کتابیں حاجتِ اصلیہ میں نہیں۔ اُصولِ فقہ و علم کلام و اَخلاق کی کتابیں جیسے اَحیاء العلوم و کیمیائے سعادت وغیرہما حاجتِ اصلیہ سے

ہیں۔(ردّالمحتار)

مسئلہ: سونے' چاندی میں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے جب کہ بقدرِ نصاب ہوں اگرچہ دفن کر کے رکھے ہوں' تجارت کرے یا نہ کرے۔

مسئلہ: موتی اور جواہر پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں' ہاں اگر تجارت کی نیت سے لئے تو واجب ہوگئی۔(دُرِّمختار)

(8) سال گزرنا۔ سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے۔ مالکِ نصاب کو درمیانِ سال میں کچھ مال حاصل ہوا اور اِس کے پاس دو نصابیں ہیں اور دونوں کا جدا جدا سال ہے تو جو مال درمیان سال میں حاصل ہوا' اُسے اُس کے ساتھ ملائے جس کی زکوٰۃ پہلے واجب ہو مثلاً اُس کے پاس ہزار روپے ہیں اور سائمہ کی قیمت جس کی زکوٰۃ دے چکا تھا کہ دونوں ملائے نہیں جائیں گے۔ اَب درمیان سال میں ایک ہزار روپے اور حاصل کئے تو اِن کا سال تمام اُس وقت ہے جو ان دونوں میں پہلے کا ہو۔

(9) زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کیلئے مال علیحدہ کرتے وقت نیتِ زکوٰۃ شرط ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: سال بھر تک خیرات کرتا رہا اَب نیت کی کہ جو کچھ دیا ہے زکوٰۃ ہے تو اَدا نہ ہوئی۔(عالمگیری)۔ ایک شخص کو وکیل بنایا، اُسے دیتے وقت تو نیت زکوٰۃ نہ کی مگر جب وکیل نے فقیر کو دیا اُس وقت موکل نے نیت کر لی تو زکوٰۃ اَدا ہوگئی۔(عالمگیری)

مسئلہ: دیتے وقت نیت نہیں کی تھی بعد کو کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اس کی ملک میں ہے تو یہ نیت کافی ہے' ورنہ نہیں۔(دُرِّمختار)

مسئلہ: زکوٰۃ دینے کیلئے وکیل بنایا اور وکیل کو بہ نیتِ زکوٰۃ مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی' اَدا ہو گئی۔ یونہی زکوٰۃ کا مال ذمی کو دیا کہ وہ فقیر کو دیدے اور ذمی کو دیتے وقت نیت کر لی تھی تو یہ نیت کافی ہے۔ (دُرِّ مختار)

مسئلہ: وکیل کو دیتے وقت کہا نفل، صدقہ یا کفارہ ہے مگر قبل اس کے کہ وکیل فقیروں کو دے، اُس نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ہی ہے۔ اگرچہ وکیل نے نفل یا کفارہ کی نیت سے فقیر کو دیا ہو۔ (دُرِّ مختار)

مسئلہ: وکیل کو اِختیار ہے کہ مالِ زکوٰۃ اپنے لڑکے یا بی بی کو دیدے جب کہ یہ فقیر ہوں اور لڑکا اگر نابالغ ہو تو اُسے دینے کیلئے خود اُس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر اپنی اَولاد یا بی بی کو اُس وقت دے سکتا ہے جب مؤکل نے اُن کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کیلئے نہ کہہ دیا ہو ورنہ اُنہیں نہیں دے سکتا۔ (ردّ المحتار)

مسئلہ: اگر زکوٰۃ دینے والے نے اُسے حکم نہیں دیا خود ہی اُس کی طرف سے زکوٰۃ دے دی تو نہ ہوئی اگرچہ اَب اُس نے جائز کر دیا ہو۔ (ردّ المحتار)

مسئلہ: زکوٰۃ دینے والے نے وکیل کو زکوٰۃ کا روپیہ دیا وکیل نے اُسے رکھ لیا اور اپنا روپیہ زکوٰۃ میں دے دیا تو جائز ہے۔

مسئلہ: کسی نے یہ کہا کہ اگر میں اِس گھر میں جاؤں تو مجھ پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کیلئے اِن سو روپوں کا خیرات کر دینا ہے پھر گیا اور جاتے وقت یہ نیت کی کہ زکوٰۃ میں دیدوں گا تو زکوٰۃ میں نہیں دے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: زکوٰۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا فقراء لوٹ کر لے گئے اَدا ہو گئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیر نے اُٹھا لیا اگر یہ اُسے پہچانتا ہے اور راضی ہو گیا اور مال ضائع نہیں ہوا تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مال کو بہ نیتِ زکوٰۃ علیحدہ کر دینے سے بری الذمہ نہ ہو گا جب تک فقیروں کو نہ دیدے یہاں تک کہ اگر وہ جاتا رہا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی اور اگر مر گیا تو

اُس میں وراثت جاری ہوگی۔ (دُرِّ مختار، ردّ المحتار)

مسئلہ: سال پورا ہونے پر کل نصاب خیرات کر دیا اگرچہ زکوٰۃ کی نیّت نہ کی بلکہ نفل کی نیّت کی یا کچھ نیّت کی زکوٰۃ اَدا ہوگئی اور اگر کل فقیروں کو دے دیا اور منّت یا کسی اور واجب کی نیّت کی تو دینا صحیح ہے مگر زکوٰۃ اُس کے ذمہ ہے ساقط نہ ہوئی اور اگر مال کا کوئی حصّہ خیرات کیا تو اُس حصّے کی بھی زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی بلکہ اُس کے ذمہ ہے اور اگر کل مال ہلاک ہوگیا تو کل کی زکوٰۃ ساقط ہوگئی اور کچھ ہلاک ہوا تو جتنا ہلاک ہوا اُس کی ساقط اور جو باقی ہے اُس کی واجب اگر چہ وہ بقدر نصاب نہ ہو۔ ہلاک کے یہ معنی ہیں کہ بغیر اُس کے فعل کے ضائع ہوگیا مثلاً چوری ہوگئی یا کسی کو قرض و عاریت دی اُس نے اِنکار کر دیا اور گواہ نہیں یا وہ مر گیا اور کچھ ترکہ میں نہ چھوڑا اور اگر اپنے فعل سے ہلاک کیا مثلاً صرف کر ڈالا یا پھینک دیا یا غنی کو ہبہ کر دیا تو زکوٰۃ بدستور واجب الادا ہے۔ ایک پیسہ بھی ساقط نہ ہوگا اگرچہ بالکل نادار ہو۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

مسئلہ: فقیر پر اُس کا قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکوٰۃ ساقط ہوگئی اور جز معاف کیا تو اُس جز کی ساقط ہوگئی اور اگر اِس صورت میں یہ نیّت کی کہ پورا زکوٰۃ میں ہو جائے تو نہ ہوگی اور اگر مالدار پر قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اُس کے ذمہ ہے۔ فقیر پر قرض تھا اور معاف کر دیا اور یہ نیّت کی کہ فلاں پر جو قرض ہے یہ اُس کی زکوٰۃ ہے، اَدا نہ ہوئی۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

مسئلہ: کسی پر اُس کے روپے آتے ہیں۔ فقیر سے کہہ دیا اُس سے وصول کر لے اور نیّت زکوٰۃ کی بعد قبضہ اَدا ہوگئی۔ فقیر پر قرض ہے اُس قرض کو اپنے مال کی زکوٰۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکوٰۃ ہو جائے یہ نہیں ہوسکتا، اَلبتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اُسے زکوٰۃ کا مال

دے اور اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اگر وہ دینے سے انکار کرے تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے اور یوں بھی نہ ملے تو قاضی کے پاس مقدمہ پیش کرے کہ اُس کے پاس ہے اور میرا قرض نہیں دیتا۔ (دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ: زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی۔ اور اِن اُمور میں صرف کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ صرف کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا بلکہ حدیث شریف میں آتا ہے، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے اور اُس کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (ردّالمحتار)

مسئلہ: زکوٰۃ اِعلانیہ اور ظاہر طور پر دینا اَفضل ہے اور نفل صدقہ چھپا کر دینا اَفضل ہے۔ (عالمگیری)۔ زکوٰۃ میں اِعلان اس وجہ سے ہے کہ چھپا کر دینے میں لوگوں کو تہمت اور بدگمانی کا موقع ملے گا نیز اِعلان اَوروں کیلئے باعثِ ترغیب ہے کہ اُس کو دیکھ کر اور لوگ بھی دیں گے مگر یہ ضرور ہے کہ ریا نہ آنے پائے کہ ثواب جاتا رہے گا بلکہ گناہ و استحقاقِ عذاب ہے۔

مسئلہ: زکوٰۃ دینے میں اِس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ صرف نیّتِ زکوٰۃ کافی ہے یہاں تک کہ اگر ہبہ یا قرض کہہ کر دے اور نیّت زکوٰۃ کی ہو، اَدا ہوگئی۔ (عالمگیری) یونہی نذر یا ہدیہ یا پان کھانے یا بچوں کے مٹھائی کھانے عیدی کے نام سے دی، اَدا ہوگئی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہتے، اُنہیں زکوٰۃ کہہ کر دیا جائے گا تو نہیں لیں گے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔

مسئلہ: مالکِ نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ (عالمگیری) لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکوٰۃ میں دیتا رہے ختم سال پر حساب کرے اگر زکوٰۃ پوری ہوگئی۔ فبہا اور کچھ کمی ہو تو اَب فوراً دیدے تاخیر جائز

نہیں۔ نہ اِس کی اِجازت کہ اَب تھوڑا تھوڑا کر کے اَدا کرے بلکہ جو کچھ باقی ہے کل فوراً اَدا کردے اور زیادہ دے دیا ہے تو سال آئندہ میں مجرا کردے۔

مسئلہ: یہ گمان کر کے پانسو روپے ہیں' پانسو کی زکوٰۃ دی پھر معلوم ہوا کہ چار ہی سو تھے تو جو زیادہ دیا ہے سال آئندہ میں محسوب کرسکتا ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ: اِثنائے سال میں جس فقیر کو زکوٰۃ دی تھی ختم سال پر وہ مالدار ہوگیا یا مرگیا یا معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو زکوٰۃ پر اُس کا کچھ اثر نہیں' وہ اَدا ہوگئی۔ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ مرگیا تو ساقط ہوگئی یعنی اُس کے مال سے زکوٰۃ دینا ضروری نہیں ہاں اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال تک وصیت نافذ ہے اور اگر عاقل بالغ ورثاء اجازت دے دیں تو کل مال سے زکوٰۃ اَدا کی جائے۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

مسئلہ: سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کا دوسو درہم یعنی ساڑھے باون تولے یعنی وہ تولہ جس سے یہ رائج روپیہ سو اگیارہ ماشے ہے سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اِعتبار ہے قیمت کا لحاظ نہیں۔ مثلاً سات تولے۔

مسئلہ: مالِ تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اُس کا اِعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اُس کی قیمت دوسو درہم سے کم نہ ہو اور اگر مختلف قسم کے اَسباب ہوں تو سب کی قیمتوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قدر ہو۔ (عالمگیری) کرایہ پر اُٹھانے کیلئے دیگیں ہوں اُن کی زکوٰۃ نہیں یونہی کرایہ کے مکان کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: روپے کے عوض کھانا' غلہ' کپڑا وغیرہ فقیر کو دے کر مالک کردیا تو زکوٰۃ اَدا ہو جائے گی مگر اُس چیز کی قیمت جو بازار بھاؤ سے ہوگی وہ زکوٰۃ میں سمجھی جائے۔

(مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے)

صدقۂ فطر اور فدیے کی کم از کم مقدار 100 روپے فی کس ہے
اہلِ ثروت اپنی مالی حیثیت کے مطابق فطرہ و فدیہ ادا کریں

مرکزِ اسلام جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق کے مفتیانِ کرام نے فطرہ، فدیۂ صوم اور کفارۂ صوم کا اعلان کر دیا ہے، نصاب درج ذیل شرح کے مطابق ہوں گے:

اجناس	فطرہ	30 روزوں کا فدیہ	کفارۂ صوم برائے 60 مساکین	کفارۂ قسم
چکی کا آٹا دو کلوگرام	175 روپے	3900 روپے	8550 روپے	1400 روپے
جَو چار کلوگرام	370 روپے	9650 روپے	22250 روپے	3350 روپے
کھجور چار کلوگرام	1650 روپے	50050 روپے	99050 روپے	18050 روپے
کشمش چار کلوگرام	1970 روپے	59650 روپے	118250 روپے	21,250 روپے
پنیر چار کلوگرام	3590 روپے	106,250 روپے	2,12,450 روپے	35,450 روپے

گندم کے حساب سے یہ فطرہ، فدیہ اور کفارات کی کم سے کم رقم ہے، جن حضرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رزق میں کشادگی عطا کی ہے اور وافر دولت سے نوازا ہے، اُن پر نعمتِ مال کا تشکر لازم ہے، وہ اپنی مالی حیثیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جَو یا کھجور یا کشمش یا پنیر کے حساب سے فطرہ، فدیہ اور کفارات ادا کریں تا کہ نعمتِ مال کا تشکر بھی ہو اور نادار طبقات کی بھی ضروریات پوری ہوں، کیونکہ ان کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد مبارک فرمایا: ''پھر جو خوشی سے فدیہ کی مقدار بڑھا کر زیادہ نیکی کرے، تو یہ اس کے لئے بہتر ہے (البقرۃ:184)''۔

نوٹ: ہم نے چکی کے آٹے کی قیمت معلوم کر کے فطرہ/فدیہ بتایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں عمدہ چیز دینی چاہیے، جو لوگ اس قیمت کا آٹا استعمال کرتے ہیں، وہ اس حساب سے دو کلو کی قیمت دے دیں۔ اس سال زکوٰۃ کا نصاب 46,379 روپے ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ: ۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے انہیں جو دیا ہے اُس میں سے
ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

مُنیر احمد یوسفی

بفضلِ تعالیٰ عطیات صدقات زکوٰۃ کے صحیح استعمال کے لئے بااعتماد اور فعال ادارے

الحمدللہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب، انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب

23 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں مدارس ومساجد کی تعمیر وترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج ومعالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء وطالبات کی خوراک وتعلیم وتربیت، اصلاح مسلم، دعوت دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد و مدارس
- جامعات و سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعت کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- [illegible]
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد [illegible]
- [illegible]
- غریب و مساکین کی امداد
- [illegible]

پراجیکٹ	تعداد	[illegible]
مساجد	10	دس لاکھ روپے
جامعات [illegible]	16	تیس لاکھ روپے
ایمبولینس سروس	2	[illegible]
نگینہ ہسپتال	1	تین لاکھ روپے
فری آئی میڈیکل کیمپس [illegible]	ششماہی	پانچ لاکھ روپے
افطار [illegible]	[illegible]	[illegible]
دعوت و تبلیغ	کتب	[illegible]
[illegible]	1	ڈھائی لاکھ روپے
غریب و مساکین کی امداد	[illegible]	[illegible]
طالب علم [illegible]	[illegible]	[illegible]

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں
خدمت انسانیت، رضائے الٰہی اور بہترین
صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات، صدقات
زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی [illegible] اور انجمن اشاعت دین اسلام [illegible]

آپ کے عطیات، صدقات، زکوٰۃ، فطرانہ [illegible] یتیموں، بیواؤں، ضرورت مندوں اور طلباء و طالبات کی خدمت [illegible]

خلیل احمد یوسفی 0321-8868893

بشیر احمد یوسفی 0313-3333777

سوسائٹی اکاؤنٹ نمبر

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 [illegible]

سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 01934299001 [illegible]

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

انجمن اکاؤنٹ نمبر Jazz Cash اور Easy Paisa اکاؤنٹ +92 3004274936

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے
اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں

IBAM:PK50SCBL 0000001710981O1

جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III [illegible]
[illegible] لاہور
042-36880027-28